AMO

حضرت ایوب علیہ السلام

کے واقعے پر تحقیق

حضرت ایوب
کے واقعے پر تحقیق

حضرت ایوب علیہ السلام کی طرف منسوب
چند روایات کی تحقیق

عبد مصطفی آفیشل

عبد مصطفی آفیشل کے بارے میں

عبد مصطفی آفیشل ایک اسلامی تنظیم ہے جو اہل سنت و جماعت کے منہج پر کام کر رہی ہے۔ اس تنظیم کا مقصد قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام کرنا ہے اور خدمت خلق بھی اسی مقصد کے تحت ہے۔

سَنَہ 2014 عیسوی میں ہندستان کے شہر ہزاری باغ سے چند لوگوں نے مل کر اس سفر کا آغاز کیا پھر آگے چل کر کئی لوگ اس میں شامل ہوتے گئے اور بہت ہی قلیل مدت میں عبد مصطفی آفیشل ایک تنظیم بن کر سامنے آئی۔

آغاز اس طرح ہوا کہ لوگوں میں علم کی کمی اور اعمال سے دوری کو دیکھتے ہوئے ہفتہ وار اجتماعات کا اہتمام کیا گیا جس میں ہر ہفتے الگ الگ گھروں میں محفلیں سجائی جاتیں پھر علمی اور اصلاحی بیانات دیے جاتے اور اس کے لیے علمائے اہل سنت کو مدعو کیا جاتا تھا۔

کئی مہینوں بلکہ ایک سال سے زائد یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ یادگار ایام کی مناسبت سے جلسے کروانا، میلاد النبی کے جلوس کا اہتمام کرنا اور خلق کی خدمت بھی جاری رہی۔

اس کے بعد ہم نے الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے تیزی سے پھیل رہی برائیوں کو دیکھا تو محسوس ہوا کہ اس میدان میں بھی اترنے کی سخت ضرورت ہے اور پھر اپنے مقصد کے حصول کے لیے ہم نے اس طرف رخ کیا۔ مختلف سوشل نیٹ ورکنگ ویب سائٹس اور اپلی کیشنز پر جب کام شروع کیا گیا تو بہت ہی کم وقت میں بڑھتی مقبولیت کو دیکھ کر اس کا یقین ہو گیا کہ اس میدان میں کام کرنا کتنا ضروری ہے۔

اس کے لیے ہم نے فیس بک، واٹس ایپ، بلاگر اور بعد میں ٹیلی گرام، انسٹا گرام، یوٹیوب اور ویب سائٹ کو ذریعہ بنا کر لوگوں تک پہنچنے کی کوشش کی۔

تنظیم سے منسلک ہر شخص کی پر خلوص کاوشوں نے بہت جلد اپنا رنگ دکھایا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ نام "عبد مصطفی آفیشل" ہزاروں لوگوں نے جان لیا۔

اس تنظیم کی جانب سے:

علمی، تحقیقی اور اصلاحی تحریروں کو عام کیا جاتا ہے تا کہ لوگوں کے عقائد و نظریات اور اعمال کی اصلاح ہو سکے،

تحقیقی موضوعات پر رسالے ترتیب دیے جاتے ہیں،

کتب و رسائل کو ٹیلی گرام کے ذریعے عام کیا جاتا ہے،

تحریرات اور رسائل کو چند مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے عام کیا جاتا ہے تا کہ زیادہ لوگوں تک پیغام پہنچایا جا سکے،

واٹس ایپ پر سیکڑوں گروپوں میں لوگوں کو جوڑ کر مختلف موضوعات پر تحریریں وغیرہ بھیجی جاتی ہیں،

یوٹیوب پر وڈیوز ریکارڈ کر کے اپلوڈ کی جاتی ہیں،

انسٹا گرام پر تصویریں اپلوڈ کی جاتی ہیں جو آیات، احادیث اور اقوال پر مشتمل ہوتی ہیں،

ویب سائٹ پر علمی مواد کو جمع کیا جاتا ہے تا کہ آسانی سے لوگ فائدہ اٹھا سکیں،

ان کے علاوہ سنیوں کے آپس میں نکاح کے لیے ایک سروس بنام "ای نکاح سروس" شروع کی گئی ہے جہاں پورے ہندستان سے نکاح کے لیے سنی لڑکے اور لڑکیوں کی پروفائلز بنائی جاتی ہیں تا کہ لوگ آسانی سے رشتہ تلاش کر سکیں۔ اب تک اہل سنت کے لیے کوئی خاص ایسی سروس موجود نہیں تھی۔ اللہ کی توفیق سے ہمیں اس پر بھی کام کرنے کا موقع ملا۔

یہ سفر جاری ہے اور ہر دن یہ کوشش کی جاتی ہے کہ اسے پہلے سے بہتر بنایا جائے اور بڑے سے بڑے پیمانے پر کام کیا جائے۔

ان شاء اللہ یہ کوششیں اس تنظیم کے ساتھ مل کر کام کرنے والوں کے لیے مغفرت کا ذریعہ ہوں گی اور اس دن جب لوگوں کے اعمال ظاہر ہوں گے اور حساب و کتاب ہو گا تو یہ آج کا کام اس دن کے لیے آرام ہو گا، ان شاء اللہ۔

عبد مصطفی آفیشل

حضرت ایوب کے واقعے پر تحقیق

حضرت ایوب علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں۔ آپ حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالی نے آپ کو کثرت مال اور اولاد سے نوازا تھا۔ آپ پر ایک وقت ایسا آیا کہ اللہ تعالی نے آپ کو آزمائش میں ڈالا اور آپ کی اولاد اور مال وغیرہ آپ سے دور ہو گئے۔

اللہ کی راہ میں اس کے نیک بندوں کی آزمائش ہوتی ہے اور چوں کہ انبیاے کرام زیادہ محبوب ہوتے ہیں تو ان کی آزمائش عام لوگوں کے مقابل بڑی ہوتی ہے اور پھر ان کے درجات کو بے حساب بلندی عطا کی جاتی ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر کی مثال دی جاتی ہے۔ صبر ایوب کا واقعہ بہت مشہور ہے۔ اکثر مسلمانوں کو نہ صرف یہ معلوم ہے بلکہ وہ اپنے مشکل وقت میں اسے یاد کر کے اس سے مدد بھی لیتے ہیں۔ اس واقعے سے متعلق کئی باتیں ایسی مشہور ہو گئی ہیں جو درست نہیں ہیں۔ درست نہ ہونے کے ساتھ یہ باتیں انبیاے کرام کے شان کے خلاف بھی ہیں۔ وہ باتیں کچھ اس طرح ہیں کہ آپ کے جسم میں کیڑے پڑ گئے تھے جس کی وجہ سے لوگ آپ سے دور ہونے لگے اور آپ کو گاؤں سے باہر نکال دیا گیا!

ایک قوال نے یہ تک کہا کہ لوگوں نے آپ کو وہاں پھینک دیا جہاں کوڑا پھینکا جاتا ہے۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ہم نے اس واقعے کے بارے میں بعض علماے اہل سنت کی تحقیقات کو جمع کیا ہے تاکہ ان بے اصل باتوں کا رد ہو سکے اور ساتھ میں اصل واقعے سے لوگوں کو روشناس کرایا جائے۔

اس کا جاننا بہت ضروری ہے ورنہ انبیاے کرام کی طرف ایسی باتیں منسوب کرنا ایک مسلمان کے لیے اس کے ایمان پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند، شارح بخاری علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ یہ صحیح ہے اور قرآن سے ثابت ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو بطور آزمائش بیماری میں مبتلا کیا گیا اور وہ بیماری کیا تھی تو بہت سے مفسرین نے لکھا ہے کہ آپ کے جسم پر پھوڑے نکل آئے تھے جس میں کیڑے پڑ گئے تھے!
جس سوال کے جواب میں آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے اس میں سائل نے ایک روایت کا ذکر کیا تھا جو کچھ اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے جسم سے ایک کیڑا پانی میں گرا اور وہ جھینگا مچھلی بن گیا!

آپ لکھتے ہیں کہ یہ روایت میری نظر سے نہیں گزری اور جس نے بیان کی ہے اس پر لازم ہے کہ حوالہ پیش کرے اور اگر وہ خود گھڑ کر بیان کرتا ہے تو اس پر توبہ فرض ہے (پھر آپ لکھتے ہیں کہ) یہ بھی حق ہے کہ انبیاے کرام ایسی بیماری سے منزّہ ہیں جس سے گھن آئے!

(فتاویٰ شارح بخاری، ج1، ص512)

ایک اور سوال کیا گیا جس میں جسم پر کیڑے پڑ جانے کی بات تھی تو آپ لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ تفسیر کی کتب میں موجود ہے اور یہ بطور آزمائش تھا لہٰذا اس پر کوئی اعتراض نہیں!

(ایضاً، ص553)

حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کے:
حضرتِ ایوب علیہ السلام کے جسم پر ایسے کیڑے پڑنا منقول تو ہے پر تمام مفسرین نے اسے نقل نہیں کیا ہے۔ بعض تفسیروں میں ایسے واقعات کو لکھ کر ان کی صحّت (یعنی صحیح ہونے) کے بارے میں یہ لکھ دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انھیں بھی واقعے کے بارے میں شبہ (Doubt) تھا اللہ تعالیٰ انبیاے کرام کو کسی ایسے مرض میں مبتلا نہیں فرماتا جس سے لوگوں کو نفرت ہو لہٰذا جب تک کسی صحیح حدیث سے یہ واقعہ ثابت نہ ہو تب تک اسے بیان کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

(انظر: وقار فتاویٰ، ج1 ص70)

یہاں سوال کرنے والے نے چند واقعات کا ذکر کیا تھا مثلاً کیڑے پڑ جانا پھر لوگوں کا آپ کو علاقے سے باہر نکال دینا اور پھر یہ کہ جب کوئی کیڑا بدن سے نیچے گر جاتا تو آپ اسے اٹھا کر واپس جسم پر رکھ لیتے وغیرہ۔

یہ بات تو کتبِ عقائد میں ملتی ہے کہ انبیاے کرام ایسی بیماری سے پاک ہوتے ہیں جن سے لوگ نفرت کریں یا گھن کریں کیونکہ اگر ایسا ہو تو پھر فریضۂ تبلیغ میں رکاوٹ بنے گا اور انبیاے کرام لوگوں کے درمیان ہدایت لے کر آتے ہیں پھر اگر ان کو ایسا مرض ہو تو لوگ دور ہوں گے اور یہ اس فریضۂ تبلیغ کے مانع ہوگا۔

فتاویٰ مرکز تربیتِ افتا میں ایک سوال ہے کہ حضرتِ ایوب علیہ السلام کو کس طرح کا مرض ہوا تھا؟ اور کیا جسم پر کیڑے پڑے تھے یا نہیں؟

مولانا محمد حبیب اللہ مصباحی لکھتے ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائش سے متعلق جو واقعات مشہور ہیں انھیں جھٹلایا نہیں جا سکتا جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ کے متعلق واقعات البتہ احادیث صحیحہ میں کیڑے پڑنے کا ذکر کہیں نہیں ملتا، بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرتِ ایوب علیہ السلام کو آزمائش میں ڈالا پھر آپ کے مقامِ رفعت میں بلندی عطاء فرمائی۔

(فتاوی مرکز تربیت افتا، ج2 ص393)

جب احادیثِ صحیحہ میں کیڑے پڑنے کا ذکر نہیں تو ایسی روایتوں کو بیان کرنا درست نہیں ہے کیونکہ ایک طرف عقائد میں یہ بات صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ انبیاے کرام ایسی بیماریوں سے پاک ہوتے ہیں جن سے عوام نفرت کرتی ہو یا جن سے گھن کرتی ہو۔

علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمہ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں کہ یہ جو حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اے رب مجھے سخت تکلیف پہنچی ہے تو اس تکلیف کے بیان میں حسب ذیل اقوال ہیں:

1)حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف اس لیے تھی کہ لوگوں نے کہا کہ انھوں نے کوئی بڑا گناہ کیا ہو گا تب ہی انھیں یہ مرض ہوا ہے۔(معاذاللہ)

2)ان پر چالیس دن تک وحی (اللہ کی طرف سے پیغام) نہیں آئی جس کی وجہ سے تکلیف ہوئی۔

3)یہ آپ نے اس وقت دعا کی تھی جب کیڑوں نے آپ کے پورے جسم کو کھالیا تھا اور آپ کے دل کی طرف بڑھنے لگے تھے۔

اس پر علامہ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ محض باطل ہے،

اللہ کے نبی ایسی بیماریوں سے پاک ہوتے ہیں جن سے لوگ نفرت کرتے ہیں اور کیڑے پڑ جانا دیکھنے والوں کے لیے موجب نفرت ہے۔

اللہ کے نبی پر کشش ہوتے ہیں کہ لوگ ان کی طرف رغبت کریں نہ کہ ایسے حال میں ہوں کہ لوگ ان سے دور ہو جائیں اور نفرت کریں۔

4)یہ دعا آپ نے اس وقت کی تھی جب آپ کی بیوی آپ کو چھوڑ کر چلی گئی تھی اور کوئی آپ کی دیکھ بھال کرنے والا نہ تھا۔

(5)حضرت حسن بصری نے بیان کیا کہ ابلیس لعین ایک بکری کا بچہ لے کر حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی کے پاس آیا اور کہا:

تم اپنے شوہر سے کہو کہ اس بکری کے بچے کو میرے نام پر ذبح کر دیں پھر وہ تندرست ہو جائیں گے پھر وہ لے کر گئیں اور بتایا تو حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا کہ تم مجھے ہلاک کرنے لگی تھی،

جب اللہ نے مجھے شفادی تو میں تمھیں سو کوڑے ماروں گا پھر آپ نے اپنی بیوی کو گھر سے نکال دیا اور اکیلے رہ گئے تب یہ کہا کہ "مجھے سخت تکلیف پہنچی ہے" ان کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ جب حضرت ایوب علیہ سلام کو ابتدا میں تکلیف پہنچی تو اس وقت آپ نے دعا کیوں نہیں کی؟

اس کا جواب یہ ہے کہ انھیں علم تھا کہ یہ تقدیر ہے اور بندہ تقدیر میں تصرف نہیں کر سکتا اور دوسرا جواب یہ ہے کہ ابتدا میں اس لیے دعا نہیں کی تا کہ بیماری سے آپ کو زیادہ ثواب ملے۔
اور اس آیت میں یہ ہے کہ تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔
بہ ظاہر یہ چاہیے تھا کہ وہ اللہ سے دعا کرتے کہ میری اس تکلیف کو دور فرما پر آپ نے دعا کی کہ تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے گویا اس میں آپ علیہ السلام نے کہا کہ تو رحم کرنے والا ہے اور میرے حال پر رحم فرما اور مجھے اس مرض سے شفا عطا فرما۔

حضرتِ ایوب علیہ السلام کی بیماری کے قصے کے متعلق امام ابن ابی حاتم، امام ابن جریر، امام ابن حبان اور حاکم نے اپنی اپنی سندوں کے ساتھ حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام مرض میں 13 سال مبتلا رہے اور خالد بن دریک نے کہا کہ 80 سال کی عمر میں آپ کے ساتھ یہ معاملہ پیش آیا تھا اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ وہ اس مصیبت میں 7 سال مبتلا رہے اور ان پر یہ میصبت 70 سال کی عمر میں آئی تھی۔

حسن بصری کی طرف منسوب ہے کہ انھوں نے کہا کہ حضرتِ ایوب علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے کچرا گھر میں پھینک دیا گیا تھا اور وہ 7 سال تک اس میں پڑے رہے تھے۔
یہ روایت صحیح نہیں ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کو باوقار حالت میں رکھتا ہے اور ان کو کوڑے کرکٹ کی جگہ پھینک دینا اور سات سال تک ان کا وہاں پڑے رہنا ان کے وقار اور ان کی عظمت کے منافی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کے متعلق فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۳﴾ (آل عمرن : 33)

"بیشک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی اولاد اور عمران کی اولاد کو (ان کے زمانے کے) سارے جہان والوں پر۔"

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ وَہَبْنَا لَہٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا ہَدَیْنَا ۚ وَ نُوْحًا ہَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْسُفَ وَ مُوْسٰی وَ ہٰرُوْنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ
وَ زَكَرِیَّا وَ یَحْیٰی وَ عِیْسٰی وَ اِلْیَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ
وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ الْیَسَعَ وَ یُوْنُسَ وَ لُوْطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ (الانعام: 84 تا 86)

"اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب عطا کیے اور ہم نے سب کو ہدایت دی اور اس سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی اور ان کی اولاد میں سے داوٗد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو ہدایت دی اور ہم اسی طرح نیکی کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس (سب کو ہدایت دی اور) یہ سب صالحین میں سے ہیں اور اسماعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو ہدایت دی اور ہم نے ان سب کو تمام جہانوں پر فضیلت عطا فرمائی"

آل عمران کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ ہم نے ان کو چن لیا یعنی پسند اور منتخب کر لیا اور جو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اور پیارا ہو اس کے بارے میں یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ وہ سات سال تک کوڑے کچرے میں پڑا رہا؟
سورۃ الانعام کی آیات میں حضرت ایوب علیہ السلام سمیت دیگر انبیاء کے لیے فرمایا کہ ہم نے انھیں تمام جہان والوں پر فضیلت دی ہے تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے جہان والوں پر فضیلت دی ہو وہ سات 7 سال تک کوڑے کچڑے میں پڑھا رہے؟ (معاذ اللہ)

اللہ تعالٰی انبیا علیہم السلام کو پسندیدہ اور مرغوب اور دلکش شخص بنا کر دنیا میں بھیجتا ہے تاکہ لوگ ان کی طرف رغبت کریں اور ان سے مانوس ہو اور جو اللہ کا پیغام سنائیں لوگ اسے قبول کریں اور جو شخص سات سال تک کوڑے کچرے میں پڑھا رہے گا تو لوگ اس کی طرف رغبت کر کے اس سے متاثر ہو کر اس کا پیغام سنیں گے یا اس سے متنفر ہوں گے۔
یہ روایت انبیاے اکرام کی عظمت اور ان کے منصب کے بالکل خلاف ہے اور اللہ تعالی انبیا کو جس حکمت کے لیے دنیا میں بھیجتا ہے، اس حکمت کے منافی ہے۔

علامہ عینی پر لازم تھا کے اس روایت کو اپنی شرح میں نقل نہ کرتے اور اگر کر دیا تھا تو اس کا رد کرتے۔

حضرت ایوب علیہ السلام پر کوئی سخت بیماری مسلط کی گئی تھی پر وہ بیماری ایسی نہیں تھی کہ جس سے لوگ گھن کھائیں، حدیث صحیح مرفوع میں اس قسم کی کسی چیز کا ذکر نہیں ہے صرف ان کے مال مویشی اور اولاد کے مر جانے کا اور بیماری پر صبر کرنے کا ذکر ہے۔
علما اور واعظین کو چاہیے کہ وہ حضرت ایوب علیہ السلام کی طرف ایسے احوال کو منصوب نہ کریں جس سے لوگوں کو گھن آئے اور درج ذیل آیت کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے
"اور یہ ہمارے پسندیدہ نیک لوگ ہیں"
(ص:48)

علامہ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ تعالٰی اس کے علاوہ جو ہم نے بخاری کی شرح نعم الباری سے نقل کیا، قرآن کی تفسیر تبیان القرآن میں بھی اس پر تفصیلی بحث کی ہے، لکھتے ہیں:
علماے تفسیر اور علماے تاریخ نے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام بہت مالدار شخص تھے، ان کے پاس ہر قسم کا مال تھا، مویشی اور غلام تھے اور زرخیز اور غلہ سے لہلہاتے ہوئے کھیت اور باغات تھے اور حضرت

ایوب علیہ السلام کی اولاد بھی بہت تھی پھر ان کے پاس سے یہ تمام نعمتیں جاتی رہی اور ان کے دل اور زبان کے سوا ان کے جسم کا کوئی عضو سلامت نہ رہا جس وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے تھے اور وہ ان تمام مصائب میں صابر تھے اور ثواب کی نیت سے صبح اور شام اور دن اور رات اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔

ان کے مرض نے بہت طول کھینچا حتی کہ ان کے دوست اور احباب ان سے اکتا گئے، ان کو شہر سے نکال دیا گیا اور کوڑے اور کچرے کی جگہ ڈال دیا گیا، ان کی بیوی کے سوا ان کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہ تھا، ان کی بیوی لوگوں کے گھر میں کام کرتی اور اس سے جو اجرت ملتی اس سے اپنی اور حضرت ایوب کی ضروریات کو پورا کرتی۔

وہب بن منبہ اور دیگر علماے بنی اسرائیل نے حضرت ایوب علیہ السلام کے بیماری اور ان کے مال اور اولاد کے ہلاکت کے متعلق بہت طویل قصہ بیان کیا ہے۔ مجاہد نے بیان کیا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جن کو چیچک ہوئی تھی ان کی بیماری کی مدت میں کئی اقوال ہیں وہب بن منبہ نے کہا وہ تین سال تک بیماری میں مبتلا رہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا وہ سات سال اور کچھ ماہ بیماری میں مبتلا رہے ان کو بنی اسرائیل کے کچڑے ڈالنے کی جگہ پر ڈال دیا گیا تھا اور ان کے جسم میں کیڑے پڑ گئے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالی نے ان سے بیماری کو دور کر دیا اور ان کو صحت اور عافیت عطا فرمائی۔

حمید نے کہا وہ 18 سال بیماری میں مبتلا رہے ان کے سارے جسم سے گل کر گوشت گر گیا تھا اور جسم پر صرف ہڈیاں اور کچھ گوشت باقی رہ گیا تھا۔

ایک دن ان کی بیوی نے کہا ایوب آپ کی بیماری بہت طول پکڑ گئی ہے آپ اللہ تعالی سے دعا کریں کہ وہ آپ کو صحت اور عافیت عطا فرمائے۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ستر سال صحت اور عافیت کے ساتھ رہا ہوں حق تو یہ ہے کہ میں اب 70 سال صبر کروں۔

(البدایہ والنھایہ، ج1، ص308، 309، مطبوعہ دارالفکر بیروت، 1418ھ)

جسم پر کیڑے پڑنے کی تحقیق

حافظ ابو القاسم علی بن الحسن ابن عساکر (متوفی 571 ہجری) نے حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے:

زبان اور دل کے علاوہ حضرت ایوب علیہ السلام کے تمام جسم پر کیڑے پڑ گئے تھے

ان کا دل اللہ کی مدد سے غنی تھا اور زبان پر اللہ کا ذکر جاری رہتا تھا۔

کیڑے نے ان کے تمام جسم کو کھا لیا اور جسم پر بس ہڈیاں اور رگیں باقی رہ گئی تھی پھر کیڑوں کے کھانے کے لیے بھی کچھ باقی نہ رہا پھر کیڑے ایک دوسرے کو کھانے لگے، دو کیڑے باقی رہ گئے تھے انہوں نے بھوک کی شدت میں ایک دوسرے پر حملہ کیا اور کیڑا دوسرے کو کھا گیا پھر ایک کیڑا ان کے دل کی طرف بڑھا تا کہ اس میں سوراخ کرے تب حضرت ایوب علیہ السلام نے یہ دعا کی کہ بیشک مجھے سخت تکلیف پہنچی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

(مختصر تاریخ دمشق، ج5، ص107، مطبوعہ دارالفکر بیروت، 1404ھ)

حضرت ایوب علیہ السلام کے جسم میں کیڑے پڑنے کا واقعہ حافظ ابن عساکر اور حافظ ابن کثیر دونوں نے بنی اسرائیل کے علماء سے نقل کیا ہے.......

حضرتِ ایوب علیہ السلام کے جسم میں کیڑے پڑنے کا واقعہ حافظ ابن عساکر اور حافظ ابن کثیر دونوں نے بنی اسرائیل کے علماسے نقل کیا ہے اور ان کی اتباع میں مفسرین نے بھی ذکر کیا ہے لیکن ہمارے نزدیک یہ واقعہ

صحیح نہیں کیونکہ اللہ تعالی انبیا علیہم السلام کو ایسے حال میں مبتلا نہیں کرتا جس سے لوگوں کو نفرت ہو اور وہ ان سے گھن کھائیں۔
اللہ تعالی نے انبیا علیہم السلام کے متعلق فرمایا:
یہ سب ہمارے پسندیدہ اور نیک لوگ ہیں
(ص:47)

حضرت ایوب علیہ السلام پر کوئی سخت بیماری مسلط کی گئی تھی لیکن وہ بیماری ایسی نہیں تھی جس سے لوگ گھن کھائیں
حدیث صحیح مرفوع میں بھی اس قسم کی کسی چیز کا ذکر نہیں صرف ان کی اولاد اور ان کے مال مویشی کے مر جانے اور ان کے بیمار ہونے پر صبر کا ذکر ہے۔

علما اور واعظین کو چاہیے کہ وہ حضرت ایوب علیہ السلام کی طرف ایسے احوال کو منسوب نہ کریں جن سے لوگوں کو گھن آئے،
اب ہم اس سلسلے میں حدیث صحیح مرفوع کا ذکر کر رہے ہیں۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بے شک حضرت ایوب علیہ السلام اپنی بیماری میں 18 سال مبتلا رہے، اُنکے بھائیوں میں سے دو شخصوں کے سوا سب لوگوں نے اُن کو چھوڑ دیا خواہ وہ رشتہ دار ہو یا اور لوگ ہوں۔
وہ دونوں روز صبح و شام اِن کے پاس آتے۔

ایک دن ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا تم کو معلوم ہے کہ ایوب نے کوئی ایسا بہت بڑا گناہ کیا ہے جو دنیا میں کسی نے نہیں کیا،

دوسرے نے کہا کیونکہ 18 سال سے اللہ تعالیٰ نے اِس پر رحم نہیں فرمایا حتیٰ کہ اسے اس کی بیماری سے دور فرما دیتا۔

حضرتِ ایّوب علیہ السلام نے کہا کہ میں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ دو آدمیوں کے پاس سے گزرا جو آپس میں جھگڑ رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے، میں اپنے گھر گیا تا کہ اُن کی طرف سے کفارہ ادا کروں کیونکہ مجھے یہ ناپسند تھا کہ حق بات کے سوا اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔

حضرتِ ایّوب علیہ السلام اپنی ضروریات کے لیے جاتے تھے اور جب اُن کی حاجت پوری ہو جاتی تو اُن کی بیوی اُن کا ہاتھ پکڑ کر لے آتی۔

ایک دن اُن کو واپس آنے میں کافی دیر ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے اُن پر یہ وحی کی:

(زمین پر) اپنی ایڑی ماریے، یہ نہانے کا ٹھنڈا اور پینے کا پانی ہے

اللہ تعالیٰ نے اُن کی ساری بیماری کو اُس پانی میں نہانے سے دور کر دیا...

پانی میں نہانے سے بیماری دور ہو گئی اور آپ پہلے سے بہت صحت مند اور حسین ہو گئے۔

ان کی بیوی انہیں ڈھونڈھتی ہوئی آئی اور دیکھ کر کہا اے شخص اللہ تمہیں برکت دے کیا تم نے اللہ کے نبی کو دیکھا ہے جو بیمار تھے، اللہ کی قسم میں نے تم سے زیادہ ان کے مشابہ اور تندرست شخص کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا: میں ہی ہوں۔

حضرت ایوب علیہ السلام کے دو کھلیان تھے ایک گندم کا کھلیان تھا اور ایک جو کا کھلیان تھا اللہ تعالیٰ نے دو بادل بھیجے، ایک بادل گندم کے کھلیان پر اس قدر برسا کے سونے سے بھر دیا اور دوسرے بادل نے ایک کھلیان کو چاندی سے بھر دیا۔

(صحیح ابن حبان، رقم 2898،

مسند البزار، رقم م 2358،

حلیۃ الاولیاء، ج3، ص374،

مسند ابو یعلی، رقم3617،

المعجم الکبیر، رقم40،

المستدرک، ج2، ص582)

امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور امام ذہبی نے بھی موافقت کی

حافظ ہیثمی نے کہا کہ اس حدیث کو امام ابو یعلی نے اور امام بزار نے روایت کیا ہے اور امام بزار کی سند صحیح ہے۔

(مجمع الزوائد، ج8، ص208)

حضرت ایوب علیہ السلام کے نقصانات کی تلافی

قرآنِ مجید میں میں ہے:

اور ہم نے اسے اس کا پورا کنبا عطا فرمایا بلکہ اپنی رحمت سے اتنا ہی اور بھی اس کے ساتھ اور یہ عقل والوں کے لئے نصیحت ہے

(ص:43)

بعض کہتے ہیں کہ پہلا کنبا جو بطورِ آزمائش ہلاک کر دیا گیا تھا اُسے زندہ کر دیا گیا اور اس کی مثل مزید کنبا عطا کیا گیا اور اللہ نے پہلے سے زیادہ مال اور اولاد سے اُنہیں نواز دیا جو پہلے سے دگنا تھا

اِسے پڑھ کر مومن دل کرار پاتا ہے اور رب کی رحمت پانے کے لیے دعا کرنے لگتا ہے

اللہ تعالٰی کی طرف سے آزمائش پر صبر کرنے والوں کو ایسا انعام دیا جاتا ہے کہ جو اُن کے پاس سے گیا، اُسے بہتر اور زیادہ مل جاتا ہے

یہ فرمان پڑھ کر کیا آنکھیں ٹھنڈی نہیں ہوتی کہ ربِ کریم ارشاد فرماتا ہے "بلکہ اپنی رحمت سے اتنا ہی اور بھی..."

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر حال میں اُس کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

حضرت ایوب علیہ السلام کی زوجہ اور قسم

حافظ ابن عساکر لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ابلیس نے راستے میں ایک تابوت بچھایا اور اس پر بیٹھ کر بیماروں کا علاج کرنے لگا۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی وہاں سے گزری تو اس نے پوچھا کیا تم بیماری میں مبتلا اس شخص کا بھی علاج کرو گے تو اس نے کہاں کہ ہاں اس شرط کے ساتھ کہ جب میں اس کو شفا دے دوں تو تم یہ کہنا کہ تم نے شفا دی ہے، اس کے سوا میں تم سے کوئی اور اجر طلب نہیں کرتا۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی نے حضرت ایوب علیہ السلام سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم پر افسوس ہے، یہ تو شیطان تھا اور اللہ کے لیے مجھ پر یہ نذر ہے کہ اگر اللہ نے مجھے صحت دے دی تو تمہیں 100 کوڑے ماروں گا اور جب وہ تندرست ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور اپنے ہاتھ سے (Sau) تنکوں کا ایک مٹھا (جھاڑو) پکڑ لیں اور اس سے ماریں اور اپنے قسم نہ توڑیں بیشک ہم نے ان کو صابر پایا، وہ کیا ہی خوب بندے تھے بہت زیادہ رجوع کرنے والا۔

(ص:44)

پھر حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی بیوی پر جھاڑو مار کر اپنی قسم پوری کرلی۔

(مختصر تاریخ دمشق، ج5، ص108)

حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی بیوی کو سو کوڑے کی جگہ جو یہ جھاڑو سے مار کر قسم پوری کی تو فقہاء کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ روایت صرف حضرت ایوب علیہ السلام کے ساتھ خاص تھی یا کوئی دوسرا شخص بھی سو کوڑے کی جگہ سو تنکوں کی جھاڑو مار کر قسم توڑنے سے بچ سکتا ہے حدیث میں ہے:

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے گھروں میں ایک شخص رہتا تھا جس کی.... ناقص تھی وہ اپنے گھر کی ایک باندھی سے زنا کرتا تھا، یہ قصہ سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے 100 کوڑے مارو۔
مسلمانوں نے کہا یا رسول اللہ پر یہ تو اس کے مقابلے میں بہت کمزور ہے، اگر ہم نے اس کو 100 کوڑے مارے تو آپ نے فرمایا کہ اس کے لیے 100 تنکوں کی ایک جھاڑو لو اور وہ جھاڑو اس کو ایک مرتبہ مار دو۔
(سنن ابن ماجہ، رقم 2574،
المعجم الکبیر، رقم 5521،
مسند احمد، ج5، ص222، رقم 22281)
علامہ بوصیری نے کہا کہ اس کی سند ضعیف ہے۔

قرآن اور حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کمزور اور بیمار شخص پر قسم پوری کرنے کے لیے یہ حد (اسلامی سزا) جاری کرنے کے لیے سو تنکوں کی جھاڑو ماری جاسکتی ہے۔
حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی کا نام رحمت بنت منشا بن یوسف بن یعقوب بن اسحاق تھا۔
(مختصر تاریخ دمشق، ج5، ص104)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو تندرست کرنے کے بعد ان کا حسن وشباب بھی لوٹا دیا تھا ان کے ہاں اس کے بعد 26 بیٹے پیدا ہوئے۔

حضرت ایوب علیہ السلام اس کے بعد 70 سال تک مزید زندہ رہے، تاہم اس کے خلاف مؤرخین کا یہ قول ہے کہ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی عمر 93 سال تھی۔

(البدایہ والنہایہ، ج1، ص311)

اس میں مختلف روایتیں ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو اس بھاری ابتلا میں مبتلا کرنے کی کیا وجہ تھی۔
بہر حال صحیح بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک اور مقبول بندوں کو مصائب میں مبتلا کرتا ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ مصائب میں انبیاء علیہم السلام مبتلا ہوتے ہیں پھر صالحین پھر جو ان کے قریب ہوں۔
انسان اپنی دینداری کے اعتبار سے مصائب میں مبتلا ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنے دین میں سخت ہو تو اس پر مصائب بھی سخت آتے ہیں۔

(سنن ترمذی:2398،

مصنف ابن شیبہ، ج3، ص233،

مسند احمد، ج1، ص172،

سنن درامی:2784

سنن ابن ماجہ:1150،

مسند ابو یعلی:830)

اس واقعے کے متعلق جو دلائل ہم نے پیش کیے ان سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کا آزمائش میں ڈالا جانا اور ان کا بیماری میں مبتلا ہونا پھر اس پر صبر کرنا اور شکر بجالانا یہ باتیں ثابت شدہ ہیں کہ جن کا انکار نہیں کیا جاسکتا پر اس کی تفصیل میں مفسرین اور مؤرخین نے جو روایتیں نقل کی ہیں ان سب کو صحیح تسلیم نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ان میں غیر مناسب باتیں موجود ہیں جن کی اصل تحقیق کے بعد واضح ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو علمائے اہل سنت پر جنہوں نے اس واقعے کی تحقیق فرمائی اور انبیاء علیہم السلام کی شان و عظمت کے مطابق کلام کیا۔

اس بارے میں چاہیے کہ ایسی روایت سے بچا جائے جن سے انبیاء کی طرف ادنیٰ سی بھی توہین کا شبہ ہو اور حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق کیڑے پڑ جانے اور پھر انہیں کوڑے کچرے میں پھینک دینا، یہ قطعی مناسب نہیں کہ انہیں بیان کیا جائے کیونکہ یہ روایت صحیح نہیں اور اس طرح کی باتوں کا ذکر صحیح احادیث میں نہیں ملتا۔

مفسرین اور مؤرخین کسی ایک عنوان کے تحت اس سے متعلقہ مواد کو زیادہ سے زیادہ محفوظ کرنے کے لیے بعض اوقات بہت کچھ نقل کر جاتے ہیں جن میں صحیح غلط سب شامل ہو جاتا ہے تو بعد تحقیق جب معلوم ہو تو لازم ہے کہ بجائے ایسی روایت بیان کرنے یا ان کا دفع کرنے کے ان سے دامن کو بچایا جائے ورنہ نقصان کے علاوہ کچھ ہاتھ آنے والا نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت کی راہ پر قائم رکھے۔
ہم پناہ مانگتے ہیں شیطان کے سر سے۔
اللہ ہمیں حقیقت کو دیکھنے اور سمجھنے کی توفیق دے۔

Our Other Pamphlets

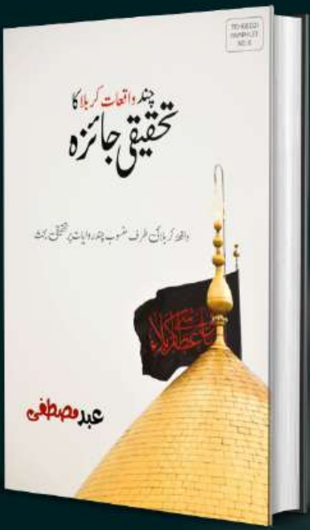

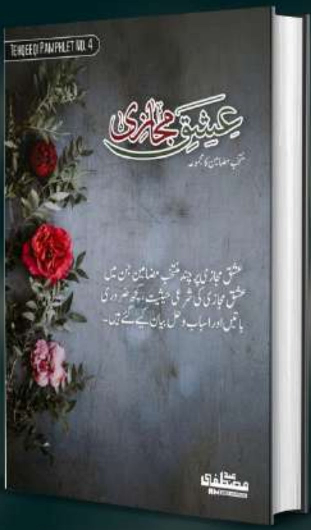

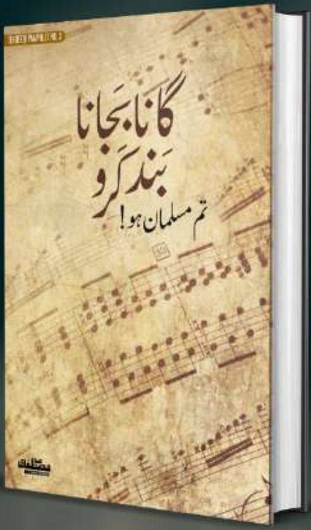

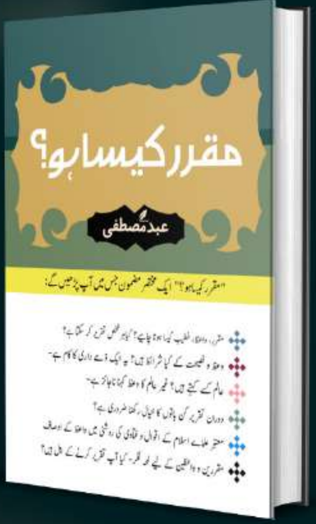

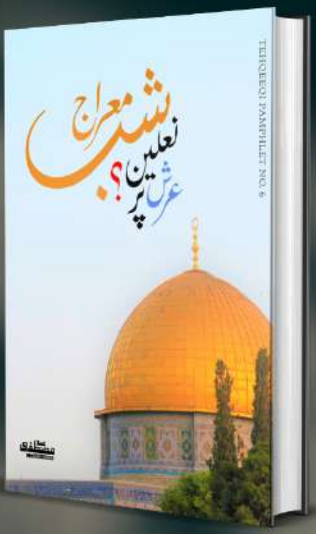

Abde Mustafa Official